رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ازالفضل ... اَن ... عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

THE DAILY.
ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

قیمت ڈیڑھ پیسہ

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۵ رمضان ۱۳۵۷ھ ... ق ۲۰ نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۶۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے تحریک جدید سال پنجم کے چندہ کا اعلان فرما دیا

چند گھنٹوں میں چار ہزار سے زائد روپیہ کے وعدے!

208

قادیان ۱۸ نومبر۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے پانچویں سال کے چندہ کے متعلق اعلان فرمایا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے شام کے وقت تک یعنی چند گھنٹوں کے اندر اندر چار ہزار سے زائد کے وعدے حضور کی خدمت میں پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ امید ہے کہ اس تحریک پر بھی مرکزی جماعت ایثار اور قربانی کی خاص مثال قائم کر کے ثابت کر دے گی۔ کہ وہ اس شرف اور اعزاز کی قدروقیمت جانتی ہے۔ جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مخاطب اول ہونے کا اسے حاصل ہے۔

بیرونی جماعتوں کو بھی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سال پنجم کی تحریک چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اس خطبہ جمعہ کو جو انشاء اللہ عنقریب شائع ہوگا۔ ہر احمدی کو سنانے کا خاص انتظام کرنا چاہیئے۔

رمضان کے بعد ہر پیر اور ہر جمعرات کو روزہ رکھا جائے

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ احباب جماعت احمدیہ رمضان المبارک کے بعد سات روزے اس طرح رکھیں۔ کہ ہر پیر اور ہر جمعرات کو روزہ رکھا جائے۔ اس حساب سے پہلا روزہ ۲۸ نومبر بروز پیر ہوگا۔ دوسرا یکم دسمبر بروز جمعرات۔ تیسرا پانچ دسمبر کو پیر کے دن۔ چوتھا آٹھ دسمبر جمعرات کو۔ پانچواں بارہ دسمبر پیر کے روز۔ چھٹا پندرہ دسمبر جمعرات کو اور ساتواں روزہ انیس دسمبر پیر کو ہوگا۔

بیرونی ممالک کے احباب جنوری ۱۹۳۹ء میں سات روزے اسی طرح رکھ لیں۔ کیونکہ وہاں اطلاع دیر سے ملے گی۔

رمضان کے آخری عشرہ کے "بقیہ" ایام میں نیز ان روزوں میں دعاؤں کی طرف خصوصیت سے توجہ کی جائے۔ جو احمدیت کے غلبہ کے لئے ہوں۔

درس قرآن کریم کے اختتام پر دُعا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز حسب دستور امسال بھی رمضان المبارک میں بروز بدھ بتاریخ ۲۳ نومبر ۱۹۳۸ء بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں قرآن مجید کی آخری سورتوں کا درس دے کر دعا فرمائیں گے۔ ناظر تعلیم و تربیت

بشیر حنیف صاحب گورنمنٹ ڈیری فارم۔ لاہور چھاؤنی
LAHORE CANT

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موضع ٹھیکریوالہ میں احرار کا جلسہ اور جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت سخت بدزبانی

حکام کا نہایت ہی افسوسناک اور رنجدہ رویہ

کئی روز سے احرار کی طرف سے یہ اشتہار شائع کیا جا رہا تھا۔ کہ جمعتہ الوداع موضع ٹھیکریوالہ میں مولوی عطاء اللہ صاحب پڑھائیں گے۔ اس کے متعلق ہم نے اس خدشہ کا اظہار کر دیا تھا۔ کہ یہ کوئی جمعہ کی نماز نہیں۔ بلکہ اس کی آڑ میں جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی کا موقعہ پیدا کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے لئے ٹھیکریوالہ کو منتخب کرنے کی وجہ صرف اس کا قادیان سے قرب ہے۔

چنانچہ آج وہ بات بالکل صحیح ثابت ہوئی۔ اجازت تو جمعہ کے لئے لی گئی تھی جو مولوی عطاء اللہ صاحب نے پڑھانا تھا۔ لیکن جمعہ سے کافی عرصہ پہلے وہاں ایک باقاعدہ جلسہ شروع کر دیا گیا۔ علاقہ کے ہندوؤں اور سکھوں کو کافی تعداد میں جمع کیا گیا۔ اور اس طرح چند ہزار کے ایک مخلوط مجمع میں ملا عنایت اللہ۔ حاجی عبد الرحمٰن اور کنج لال نے بالکل بے موقعہ اور جماعت احمدیہ کے خلاف سخت دلآزار تقریریں کیں۔ حاجی عبد الرحمٰن نے لوگوں کو یہ کہہ کر جماعت احمدیہ کے خلاف جوش دلایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی دادیوں اور نانیوں کو زناکار لکھا ہے۔ نیز یہ کہ حضرت فاطمۃ الزہرا کی توہین کی ہے۔ وغیرہ اور کہا حکومت ہمیں ڈنڈوں اور پستولوں سے ڈراتی ہے۔ **ہمیں تو مرنے کو جگہ نہیں ملتی۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ڈوب کر مر جائیں۔** کنج لال نے بھی بہت کچھ بدزبانی اور بے ہودہ سرائی کی۔ اور یہاں تک کہا۔ کہ مرزا صاحب نے البشریٰ میں لکھا ہے۔ کہ رب قادیان میں نازل ہوگا۔ سو میں نازل ہو گیا ہوں۔ اور اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں نے مرزا صاحب کو نبی بنا کر نہیں بھیجا۔ اور کہا کہ میری نیک چلنی کی ضمانت ہو چکی ہوئی ہے۔ اس لئے میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن میرا نام ہی ایسا ہے۔ یعنی رب قادیان جو مرزائیوں کے سینوں کو چھیدتا اور دلوں کو چیرتا ہوا پار نکل جاتا ہے۔ جس خدا نے مچھروں سے فرعون کو مروایا دعا کریں کہ وہ ہندو مسلمانوں کو مرزائیت کی آفت سے بچائے وغیرہ وغیرہ۔

مجمع کی اس مخلوط نوعیت اور ایک ہندو کا اس مجمع میں تقریر کرنا یہ کافی ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ یہ اجتماع جمعتہ الوداع کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف فضا کو مسموم کرنے کے لئے حکومت کے بعض کارکنوں کے ایماء کے ساتھ ہوا۔ ہندوؤں اور سکھوں کو بھلا جمعتہ الوداع سے کیا تعلق اور اس کے کیا معنی کہ اس موقعہ پر ایک ہندو بدزبان کے ذریعہ احمدیت سے تمسخر کیا جائے اور اس کے مقدس بانی علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام کی ہتک کی جائے۔ جمعتہ الوداع میں عام طور پر مسلمانوں کو اخلاقی نصائح کی جاتی ہیں شریعت کے احکام سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ عامۃ الخلائق کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کی تلقین کی جاتی ہے لیکن احرار کے جمعتہ الوداع کے خطبہ سے پہلے اور بعد جو تقریریں ہوئیں اس کا نمونہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ لیکن جو خطبہ تھا۔ اس میں بھی احمدیت کے متعلق غلط خیالات اور جھوٹے الزامات کے سوا کچھ نہیں تھا۔ خطبہ جمعہ سے قبل مولوی عطاء اللہ صاحب نے بھی ایک تقریر کی۔ جو کافی دلآزار تھی۔ اس میں کہا۔ میں سارے ملک میں پھرتا ہوں۔ مگر قادیان کے ساتھ میرا رشتہ اس قدر نازک ہے کہ ادھر سے گزروں بھی۔ تو سب تانگے ٹوٹ جاتے ہیں اور تانی ادھڑ جاتی ہے۔ میں اس نبوت سے نہیں ڈرتا۔ یہ تو نبوت ڑسی سی ہے۔ جو پولیس اور حکومت کے بل بوتے پر قائم ہے۔ تیرہ سو سال میں ہمارے خاندان نے کئی نبوتیں کھائی ہیں۔ ہمارا ملک آخر آزاد ہوگا۔ پھر اس نبوت کے لئے کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔ آج بھی اگر میں سکندر سے صلح کر لوں۔ تو یہ نبوت میرے صحن میں آگرے گی۔ پھر یہ لوگ کہاں رہیں گے۔ بتاؤ ان کے لئے کوئی جگہ باقی رہ سکتی ہے۔ اے مرزائیو۔ اپنے انجام کو سوچو۔ ملک آخر آزاد ہوگا۔ اگر میں آج سکندر کو اسلام علیکم کہہ دوں اور کہہ دوں کہ میری تیری صلح۔ تو بس یہ سب پابندیاں جو میرے اوپر ہیں دور ہو جائیں۔ اور اس طرح میں تو جب چاہوں قادیان آ سکتا ہوں۔ (ایک بوڑھے شخص نے کہا شاہ صاحب ایک دفعہ تو آ کر ضرور دکھا ہی دیں) اس پر کہا بابا تم نے بہت دلچسپ بات کی۔ میں آ تو سکتا ہوں۔ مگر اس کے لئے سکندر کے آگے جھکنا پڑتا ہے۔ اگر اس کے سامنے جھک سکوں۔ تو اس نبوت کو ہی کیا نہ مان لوں۔

اس کے بعد آپ نے پھر وہی فتنہ انگیزی کی۔ یعنی حضرت فاطمۃ الزہرا کی توہین کا ذکر نہایت ہی اشتعال انگیز پیرایہ میں کیا۔ اور کہا کہ لوگو دیکھو اگر تم میں سے کسی کو کوئی کہے کہ خواب میں میں نے دیکھا ہے کہ تمہاری لڑکی کی ران پر میرا سر ہے۔ تو کیا اسے زندہ چھوڑو گے یہ تو کسی چوہڑے سے کہو تو بھی وہیں ڈھیر کر دیگا۔ مگر مرزا نے کتابوں میں یہ لکھا ہے۔ نہ کوئی کتاب ضبط ہوتی ہے۔ اور نہ مقدمہ چلتا ہے۔ ارد گرد کے دیہات کے احمدی جو موضع ٹلو سوہل میں جمعہ کے لئے جمع تھے۔ ان کے خلاف لوگوں کو بہت جوش دلایا۔ اور کہا کہ یہ احمدی رستہ میں بیٹھے ہیں۔ اگر فساد ہو گیا تو میری ذمہ واری نہیں ہوگی۔ میں صرف یہاں کا ذمہ وار ہوں وہاں کا نہیں۔ اس موقع پر جو حکام آئے ہوئے تھے۔ ان کو مخاطب کرتے ہوئے بار بار کہا تم اپنے خیموں میں کیوں چھپے بیٹھے ہو۔ کیوں نہیں ان احمدیوں کو منتشر کرتے جو ٹلو سوہل میں جمعہ پڑھنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ وہاں سے ان کو فوراً ہٹا دو۔ ورنہ میرا ذمہ نہیں۔

یہ تھا وہ اجتماع جو خطبہ جمعہ کے لئے کیا گیا پھر اس زبانی اشتعال انگیزی پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ نہایت ہی فحش پمفلٹ اور اشتہار بھی بکثرت شائع کئے گئے۔ جنہیں کوئی شریف انسان دیکھنا بھی گوارہ نہیں کر سکتا۔ ہم نے احرار کے اس فتنہ و شرارت کی طرف حکومت اور خاص کر ضلع کے حکام کو متعدد مرتبہ ملاقاتوں اور تحریروں کے ذریعہ توجہ دلائی۔ اس نام نہاد جمعتہ الوداع کے متعلق بھی بتایا۔ کہ یہ محض جماعت احمدیہ کی دل آزاری اور اس کے خلاف اشتعال انگیزی کا سامان مہیا کیا جا رہا ہے۔ اس پر ہمیں تسلی دلائی گئی۔ کہ احمدی خاموش رہ کر یہ اجتماع ہونے دیں۔ حکومت اور اس کے حکام اس بات کے ذمہ وار ہیں۔ کہ خلاف قانون اور خلاف امن کوئی بات نہ ہونے دیں۔ لیکن باوجود یہ یقین دلانے کے اور بظاہر حکام اور پولیس وغیرہ کا بہت بڑا اجتماع کرنے کے سرکاری افسروں نے اپنے سامنے احمدیت اور اس کے مقدس بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے مقدس امام کو نہایت فحش گالیاں دلائیں۔ بے حد دل آزاری کرائی۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پیدا کرنے والا پروپیگنڈا کرایا۔

اس موقع پر ایک نہایت ہی دل آزار ٹریکٹ اعلانیہ شائع کیا گیا۔ کہ اس میں عدالت کی آڑ لے کر عبد الرحمٰن مصری نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف نہایت ہی ناپاک اور گندے اتہام لگائے ہیں۔

غرض سرکاری حکام کی موجودگی میں جماعت احمدیہ پر ایسا ظلم و ستم کیا گیا ہے۔ کہ جس کی نظیر ہندوستان میں شاید اور کہیں نہ مل سکے گی۔ اور اس موقعہ پر ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ التجا بن کر خدائے قہار کے حضور کہہ رہا ہے۔ [انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ انہ بصیرٌ بالعباد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متاعِ ایمان کے رہزن

(۱)

ایک قیمتی گوہر

ایمان اتنی قیمتی چیز ہے۔ کہ اگر دنیا و مافیہا بھی ایک سچے مومن کو اس کے بدلہ میں پیش کیا جائے۔ تو وہ کبھی یہ پسند نہیں کرے گا۔ کہ ایمان دے کر دنیا لے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس کے اندر بشاشت ایمان داخل ہو جائے۔ اس کی ادنےٰ علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ اگر اسے آگ میں بھی ڈال دیا جائے۔ تو وہ ایمان چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوگا اس سے ظاہر ہے کہ ایمان کی قیمت دنیا جہان کی مجموعی قیمت سے بھی بہت زیادہ ہے۔ اور جب یہ اس قدر قیمتی چیز ہے۔ تو ہر شخص کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اس قیمتی متاع کی حفاظت کے لئے کیا کوشش کر رہا ہے۔ اور کہیں ایسا تو نہیں۔ کہ اس کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر کوئی رہزن اس کی متاع ایمان کو اچک لے جانے کی تاک میں بیٹھا ہے۔ اور اگر وہ دیکھے کہ اس کا دل اپنے ایمان کی قیمت پوری طرح نہیں سمجھتا۔ یا سمجھتا تو ہے۔ مگر اس کی حفاظت میں اس سے کوتاہی ہو جاتی ہے۔ تو سنبھل جائے۔

ابلیس اور اس کے مظاہر

جس طرح مادی عالم میں مال و متاع کے راہزن ڈاکو اور چور ہوتے ہیں۔ اسی طرح روحانی عالم میں متاع ایمان کا راہزن ابلیس اور اس کے مظاہر ہیں اور جس طرح ڈاکو اور چور رات کی تاریکی میں حملہ آور ہوتے ہیں۔ اسی طرح ابلیس بھی اس وقت حملہ آور ہوتا ہے جب یا تو عالمگیر تاریکی دنیا پر چھا جاتی ہے۔ یا انفرادی طور پر کسی شخص کے قلب کا کوئی گوشہ تاریک ہو جاتا ہے۔ اگر عالمگیر تاریکی ہو۔ تو اس کا حملہ اجتماعی صورت میں ہوتا ہے۔ اور انفرادی حالت میں افراد کو ایمان سے تہی دست بنا دیتا ہے۔

مومنوں کا شیوہ

پس ضروری ہے کہ ہر مومن اپنے ایمان کی حفاظت کرے۔ اور ہر وقت شیطانی حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے چوکس اور ہوشیار رہے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ مومن وہ ہیں کہ اذا مسّھم طائفٌ من الشیطٰن تذکروا جب ان کے کانوں میں شیطانی قدموں کی بھنک بھی پڑ جاتی ہے۔ تو وہ مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے معمولی اقدام کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔

غور فرمایئے اگر کسی شخص کی جیب میں دس بیس روپے پڑے ہوئے ہوں اور وہ سفر میں ہو۔ تو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد جیب پر ہاتھ رکھ کر دیکھ لیتا ہے کہ روپے گر تو نہیں گئے۔ پھر اگر چند روپوں کی انسان اس طرح حفاظت کرے۔ مگر ایمان کی حفاظت نہ کرے اور بار بار اپنے ایمان کو نہ ٹٹولے۔ تو اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس نے ایمان کی قیمت پانچ دس روپے جتنی بھی قرار نہیں دی۔ اور جب ایمان کو وہ اتنی حقیر چیز سمجھتا ہے۔ تو کیونکر توقع رکھ سکتا ہے۔ کہ اسے وہ جنت ملے جس کی ایک اینچ زمین کی قیمت بھی سارے جہان سے زیادہ ہے۔ اور کیونکر وہ لازوال نعماء کی امید لگا سکتا ہے۔ ایک کھوٹا پیسہ دے کر یہ امید رکھنا کہ اس کے بدلہ میں بادشاہت مل جائے۔ کسی احمق یا مجنون کا ہی کام ہو سکتا ہے ہاں اگر انسان اپنا دل خدا تعالےٰ کو دے دے۔ اور اس دل میں ایمان کا عطر بھر دے۔ اور پھر امید رکھے۔ کہ میری اس حقیر قربانی کو نوازتے ہوئے اللہ تعالیٰ جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ میرا دامن گوہر مقصود سے بھر دے گا۔ تو ایک معقول بات ہے۔ اور یقیناً ایسے انسان ہی اللہ تعالےٰ کے انوار اور اس کے فضلوں کے جاذب ہوتے ہیں۔

گناہوں کی دیمک

بہر حال سلوک کی راہیں طے کرتے ہوئے راہزن ایمان سے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور یہ راہزن گو ہزاروں قسم کے ہوتے ہیں مگر مختلف قسم کی بدیاں بھی جن سے اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کو روکا ہے چونکہ ایمان کو کھا جانے والی دیمک ہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ایمان کے درخت کو بدیوں کی دیمک سے بچایا جائے۔ اسی مقصد کے پیش نظر اس وقت چند برائیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور درخواست کی جاتی ہے کہ حتی الوسع یہ اور اسی قسم کی اور بدیوں سے اپنے دامن کو بچانے کے لئے انتہائی کوشش کی جائے۔

۱۔ حسد

ایک ایسی بدی جس کا مرتکب ہر وقت سوزش اور جلن میں گرفتار رہتا ہے حسد ہے جس کی کیفیت یہ ہے۔ کہ کسی کی ترقی و خوشحالی دیکھ کر یا کسی کے پاس کوئی نعمت پا کر یہ آرزو کرنا کہ اس کے پاس وہ چیز نہ رہے۔ یہ جذبہ اس قدر قابل نفرین ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ اے لوگو تم حسد سے بچو۔ کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے۔ جس طرح آگ لکڑی کو عقلاً بھی ظاہر ہے۔ کہ حسد کرنے کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہوتا اس طرح دوسرے کے مال و دولت یا عزت و جاہت میں کوئی کمی نہیں آ جاتی۔ بلکہ بعض اوقات اللہ تعالےٰ اسے اور زیادہ اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حسد کیا تو کیا حاصل کیا۔ ان ہی کے سامنے خدا تعالےٰ نے ان کو سرنگوں کیا۔ خدا تعالےٰ حسد سے بچنے کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔ ام یحسدون الناس علیٰ ما اتاھم اللّٰہ من فضلہ کیا لوگ ان چیزوں پر حسد کرتے ہیں۔ جو خدا نے بعض کو اپنے فضل سے دیں یعنے یہ کیسی لغویات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی پر اپنا فضل نازل کرتا اور دوسرا دل ہی دل میں جل بھن کر کباب ہوتا رہتا ہے۔ یہ کئی وجوہ سے ہوتا ہے۔ کبھی اس کا باعث دشمنی ہوتی ہے۔ کبھی تکبر کبھی نفس کا بخل کبھی تحقیر کبھی اپنا کوئی مطلب ضائع ہو جانے کا خوف لیکن کوئی بھی وجہ ہو حسد نہایت ہی برا جذبہ ہے۔ جس سے ہر ایک مومن کا سینہ پاک ہونا چاہیئے۔

۲۔ بے جا غضب

یہ بات بھی برائی میں داخل ہے۔ کہ انسان اپنے جذبات پر قابو نہ رکھے اور معمولی معمولی بات پر دوسرے سے لڑنے لگ جائے۔ غصہ اور عقل کی آپس میں دشمنی ہے۔ اور اگر اعصابی کمزوری بھی ہو۔ تو پھر ایسا انسان کوئی بڑی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بے جا غصہ سے بچنے کی کئی مواقعہ پر نصیحت فرمائی ہے۔ ایک دفعہ فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں۔ جو کشتی میں لوگوں کو پچھاڑے بلکہ اصل پہلوان وہ ہے۔ جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے ایک شخص نے ایک دفعہ کہا۔ یا رسول اللہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا۔ تو غصہ کی عادت چھوڑ دے۔ اس نے عرض کیا کوئی اور نصیحت فرمایئے۔ آپ نے پھر اسی نصیحت کو دہرایا اور بار بار فرمایا کہ لا تغضب۔ غصہ کے وقت اگر انسان اعوذ اور لاحول پڑھے ٹھنڈے پانی کے چند گھونٹ پیئے وضو کرے۔ اپنی ہیئت بدل لے یعنی کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہو تو کروٹ پر لیٹ جائے۔ اور یہ خیال کرے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہم سب کو آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے۔ کسی پر اپنی فوقیت جتانے اور اسے لعن طعن کرنے کا مجھے کیا حق ہے تو امید ہے یہ قبیح عادت رفتہ رفتہ جاتی رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

ہو یحیی و یمیت

کیمبل پور میں دو بچے سکول سے پڑھ کر گھر آرہے تھے جب اپنے مکان کے نزدیک پہنچے۔ تو یکایک ایک سانپ نے ان پر حملہ کیا ایک لڑکا تو بھاگ کر اندر داخل ہوگیا مگر دوسرا بےحواس ہوکر بھاگا۔ اتفاق سے آگے۔ آگ کی ایک بھٹی جل رہی تھی۔ اس میں گرتے گرتے بچا۔ اور سڑک کی طرف دوڑا۔ اوپر سے ایک لاری آگئی جس کے نیچے آکر ہلاک ہوگیا۔ سچ ہے اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔ اس کے بالمقابل ایک اور واقعہ سنیئے شرقپور میں ایک لڑکی ۸ سالہ چار منزلہ مکان کی چھت پر ایک بچے کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ بچہ منڈیر کی طرف چلا گیا اور گرنے لگا۔ یہ اس کو بچانے کے لئے دوڑی۔ بچہ تو بچ گیا۔ مگر لڑکی خود نیچے گر گئی اور خدا تعالےٰ کی قدرت دیکھیے کہ چار منزلہ مکان کی چھت سے گر کر چوٹ تک نہیں آئی۔ صدق اللہ تعالےٰ۔ و بیدہٖ ملکوت کل شیئ۔ ایک اندھے لڑکے کو میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے چھت پر سے گرتے دیکھا جو بچ گیا۔ اسی طرح ایک بہرہ لڑکا منڈیر پر بچپن کی شوخی سے چل رہا تھا۔ یکدم گر گیا مگر محفوظ رہا۔ غرض جس کو رکھے سائیاں اس کو مارے کون جہاں اخبار میں یہ خبر پڑھی کہ ایک مکان کو آگ لگی اور اس کے اندر سونے والے سب کے سب بھسم ہوگئے وہاں ایک دودھ پیتا ایک سالہ بچہ محفوظ پایا گیا۔ اور یہ بھی پڑھا۔ کہ کشتواڑ میں ایک بڑھیا ۱۳۰ سالہ عمر کی کاشت کے کام میں اپنے بچوں کو مدد دیتی ہے۔ اور اس کے نئے دانت نکل آئے ہیں۔ اور بال سیاہ ہورہے ہیں وہاں ایسی ایسی خبریں بھی سننے میں آتی ہیں کہ ملتان میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ اور دو ... بیٹھے ہی عدم کی راہ لی۔ کئی گرانڈیل نوجوان دیکھتے دیکھتے شکار مرگ ہوگئے اور کسی کی کچھ پیش نہ گئی۔

آریہ سماج کے مہاتما ہنسراج

لالہ ہنسراج آریہ سماج کے جلیل القدر لیڈر وفات پاگئے۔ ان کی ارتھی کے حالات چھپے ہیں۔ وقائع نگار لکھتا ہے۔ (۱) کم از کم چالیس ہزار آدمیوں نے ہال میں رکھے ہوئے مرتک شریر (جسم مردہ) پر پھول چڑھائے (۲) انارکلی میں جلوس کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی جلوس کی لمبائی ۱/۲ میل تھی۔ (۳) جہاں سے ارتھی گزری زمین پھولوں کی پتیوں سے ڈھکی ہوئی نظر آتی تھی۔ (۴) اس قدر ہار چڑھائے گئے کہ ارتھی سے اتار کر ایک ٹانگہ لادنا پڑے (۵) پنجاب یونیورسٹی کے دفاتر۔ محکمہ تعلیم کے دفاتر اور انشورنس کمپنیوں کے دفاتر اور دکانیں بند رہیں یہ عزت و احترام کس چیز نے کرائی۔ ان کی سادہ زندگی اور قربانی و ایثار نے۔ اکیس برس کی عمر میں بی۔ اے پاس کرکے بقول پرتاپ اپنا جیون ارپن کردیا۔ (زندگی وقف کردی) ۷۴ برس کی عمر میں ان کا دیہانت (وفات) ہوا۔ ۵۲ سال وہ آریہ سماج کی آنریری خدمت بجالاتے رہے۔ سرگوکل چند کہتے ہیں۔ کہ ۵۲ سال کے طویل عرصہ میں ایک منٹ بھی اپنے پرائیویٹ کام کے لئے صرف نہیں کیا۔ آریہ سکول قائم کیا۔ اسکے آنریری ہیڈ ماسٹر رہے۔ پھر دیانند کالج بنا تو اس کے پرنسپل آنریری ہوئے۔ پھر پرنسپلی چھوڑ کر انسٹی ٹیوشن کو فروغ دینے میں لگ گئے۔ اکیس سال کی عمر میں جو عہد کیا اسے ۷۴ سال کی عمر تک نباہا اور اپنی ذات کے لئے ایک پیسہ تک لینے کے روادار نہ ہوئے حالانکہ ان کے قدردان ہر طرح ان کی خدمت کے لئے آمادہ اور مصر تھے۔ ان کی سادہ زندگی سادہ کھانا پان سادہ رہائش کے بھی بہت سے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ صوبہ کے اکابر نہ صرف ہندو بلکہ مسلمان سر سکندر حیات سر شہاب الدین نے ان کی شاگردی کو فخریہ بیان کیا۔

ان باتوں کا ذکر یہ دکھانے کے لئے کیا گیا ہے۔ کہ کسی قوم کسی مذہب کا انسان ہو۔ اگر وہ نیک نیتی سے ایثار کرے اور اس میں استقلال و ایثار دکھائے تو اس دنیا میں بھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔ بلکہ ہر طبقے کے لوگ بے اختیار اس کا احترام کرتے ہیں۔ پس اگر ایک صحیح العقیدہ صالح الاعمال مسلم قوم کے لئے نہیں وطن کے لئے نہیں اپنی ذات کے لئے نہیں۔ بلکہ محض لِلّٰہ فی سبیل اللہ۔ نیک جانی قربانی کرے تو کیا خداوند زمین و آسمان اسکو دہ در دنیا ستر در آخرت اجر نہیں دے گا۔ ضرور دیگا پس کبھی یہ خیال نہیں کرنا چاہئے۔ اور نہ اس کی کوئی مثال مل سکتی ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ صدق دلی و خلوص قلبی سے کی ہوئی قربانی ضائع جاتی ہے۔ یہ صرف دنیا ہی نہیں سنوارتی بلکہ عاقبت بھی سنوار جاتی ہے۔ اور ان انعامات سے بہرہ یاب کرتی ہے۔ جو سچے مومنوں کے لئے مقدر رہیں۔

اکمل عفا اللہ عنہ

خطوط میں اسلامی تاریخ کے استعمال کی تحریک

رمضان المبارک میں تو ہر مسلمان کو قمری مہینہ کی تاریخیں معلوم ہوتی ہیں۔ مگر بعد ازاں دوسرے مہینوں کی تاریخیں بالعموم یاد نہیں رکھی جاتیں۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ مسلمان ہجری تاریخ کا استعمال بالکل عام کردیتے۔ ہجری تاریخ دراصل اسلامی تمدن اور اسلامی حکومت کی یاد تازہ کرتی ہے اور انسان کو ہر ماہ ابتداء میں آسمان کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ میں احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں ہجری تاریخ کے استعمال کو رواج دینے کی کوشش کریں۔ اس کا پہلا قدم یہ ہے۔ کہ احباب اپنے خطوط میں ہجری تاریخ ضرور لکھا کریں۔ اس میں قطعاً کوئی ہرج نہیں کہ اس کے ساتھ ہی انگریزی مہینہ اور تاریخ کا اندراج بھی کردیا جائے۔ لیکن ہجری تاریخ لکھنا حتی الامکان ضروری سمجھا جائے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض احباب نے اس کا التزام شروع کردیا ہے۔ اور وہ اپنے خطوط میں اسلامی تاریخ ضرور درج کرتے ہیں۔

میرے نزدیک اگر دوست رمضان المبارک کی یاد میں اس بات کو بھی اپنے اوپر لازم قرار دے لیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہمارے گھروں میں بچوں تک کو ہجری مہینہ اور اسلامی تاریخ یاد نہ ہو۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری۔

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو ۲۵۰ روپیہ سرمایہ لگاکر پچاس ۵۰ روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

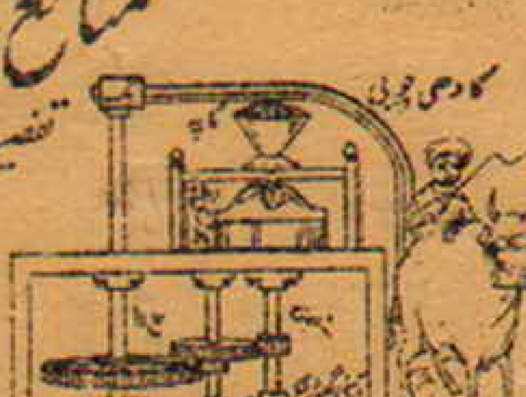

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کرکے آپ یقیناً خوش ہونگے چھوٹے پیمانہ پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹیریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہوکر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہورہے ہیں۔ علاوہ ازیں مشہور آفاق آٹا ... فلور ملز ... کے جملہ پارٹ ... بادام روغن۔ ... اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلےٰ مال

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افسوسناک تحریف کی ایک تازہ مثال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ ایک زمانہ میں اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرنے والے لوگ یہودیوں کے نقش قدم پر چلیں گے۔ ان کے اندر وہی بری صفات پیدا ہو جائیں گی۔ جو یہودیوں میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق بیسیوں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ زمانہ کے علماء کہلانے والے اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

یہود کی بری صفات میں سے ایک یحرفون الکلم عن مواضعہ قرآن مجید میں بیان فرمائی گئی ہے۔ یعنی وہ بات کو بگاڑ کر اور اصل میں تحریف کر کے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو دھوکہ دے سکیں۔ بدقسمتی سے آجکل کے بعض مسلمان جو اپنے آپ کو قوم کے رہنما بھی ظاہر کرتے ہیں۔ اس بات میں یہود سے کسی صورت میں بھی کم نہیں۔ جیسا کہ ذیل کی ایک تازہ مثال سے ثابت ہے۔

ایک مولوی عبدالمجید صاحب خادم سوہدروی نے ایک کتاب "داستان مرزا" لکھی ہے۔ جس میں کوئی ایسا نیا اعتراض پیش نہیں کیا۔ جس کا جواب جماعت احمدیہ کی طرف سے بارہا نہ دیا جا چکا ہو۔ تاہم اس کتاب کا مفصل جواب انشاءاللہ العزیز عنقریب شائع کیا جائے گا۔ فی الحال ناظرین کی خدمت میں ایک دو حوالے ایسے پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت کے دشمن مخالفت میں اندھے ہو کر کس طرح تحریف کا ارتکاب کرتے ہیں۔

(۱)

کتاب مذکور کے صفحہ ۵۰ پر ازالہ اوہام شائع کردہ احمدیہ بلڈنگس لاہور صفحہ ۳۰۳ کا اقتباس یہ نشان " " دے کر یوں درج کیا ہے:-

"یہ اعتقاد کہ مسیح عیسیٰ بن مریم مٹی سے چڑیا کی شکل کی چیز بنا کر اس میں اپنے دم سے روح ڈال دیتا تھا۔ فاسد اور باطل ہے۔ بلکہ یہ مشرکوں کا اعتقاد ہے۔ کیونکہ عیسیٰ کے پاس عمل ترب کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اور وہ اس کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ دیتا تھا۔ وہ اس حوض کی مٹی لایا تھا۔ جس میں روح القدس کا اثر تھا۔ اور اس مٹی کے کرتبے دکھا کر لوگوں کو سامری کی طرح فریب دیتا تھا"

مگر اصل حوالہ یوں ہے:-

"غرض یہ اعتقاد بالکل غلط ہے۔ اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں۔ بلکہ یہ صرف عمل الترب کا تھا۔ جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا۔ اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ۔ فتدبر فانہ نکتۃ جلیلۃ ما یلقٰھا الا ذو حظ عظیم" صفحہ ۳۰۳ ازالہ اوہام شائع کردہ احمدیہ بلڈنگس لاہور۔

ان ہر دو عبارتوں کو دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں بہت فرق ہے۔ بالخصوص خط کشیدہ الفاظ یعنی" اور وہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو دھوکہ دیتا تھا" اور "اس مٹی کے کرتبے دکھا کر لوگوں کو سامری کی طرح فریب دیتا تھا"

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خالق طیور ہونے کی تردید کی ہے۔ جو حقیقتاً ایک مشرکانہ خیال ہے۔ اور اگر یہ اعتراض کیا جائے۔ کہ اس میں حضرت مسیح کے ایک معجزہ کو کھیل قرار دیا گیا ہے۔ تو اس کا جواب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دے دیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت میں مرکوز تھے باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تھا۔ ورنہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۱ طبع اول)

پس چونکہ حضرت مسیح ناصری نے حالات زمانہ کے مطابق یہ عمل خدا کے حکم اور اذن سے اختیار کیا تھا۔ اس لئے آپ کی توہین نہیں ہو سکتی۔

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی۔ کہ وہ کون تھا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں۔ کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعوےٰ کیا۔ اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں"

اس حوالہ کو مرتب "داستان مرزا" نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۴۲ پر یوں درج کیا ہے "عیسیٰ جو آوارہ، بد اخلاق۔ متکبر اور جھوٹا تھا۔ ایک شریف انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں۔ چہ جائیکہ اس کو انبیاء میں شمار کیا جائے"

دونوں حوالوں کو ملانے سے ظاہر ہے۔ کہ آوارہ۔ بد اخلاق اور جھوٹا کے الفاظ اصل عبارت میں موجود نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ غیر احمدی علماء اور مصنفین کس دیانتداری کے ساتھ اصل عبارت کو پیش کرتے ہیں۔ اور کس طرح اپنی طرف سے بعض الفاظ تراش کر اصل عبارت میں درج کر دیتے ہیں۔

(۳)

کتاب مذکور کے مرتب نے صفحہ ۵۸ پر ذیل کا حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے اور یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ گویا حضور علیہ السلام نے اپنی طرف سے یہ بات لکھی ہے۔ لکھا ہے

"مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ "عیسیٰ پر تین مرتبہ شیطانی الہام نازل ہوا۔ اسی وجہ سے وہ وجود باری کا قطعی منکر تھا"

مگر اصل عبارت ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ پر یوں درج ہے:-

"ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں۔ کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا کے منکر ہونے کیلئے بھی تیار ہو گئے تھے"

ناظرین! مرتب رسالہ "داستان مرزا" کی بددیانتی ملاحظہ فرمائیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو ایک پادری کا قول درج فرماتے ہیں۔ مگر اس نے یہ بات حضور کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو دھوکہ دیا۔ حضور نے کیا ہی سچ فرمایا ہے۔

ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت ہے ان کو
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

خاکسار۔ محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مبلغ

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی

کے لئے

فوری توجہ کی ضرورت

جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے۔ اس کے انتظامات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اس چندہ ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں!

ناظر بیت المال قادیان

نصف چندہ!

آج ہی فائدہ اٹھائیے

رسالہ تندرستی کی اشاعت بڑھانے کے خیال سے تھوڑے عرصہ کیلئے اس کا چندہ نصف کر دیا گیا ہے مفصل حالات کے لئے نمونہ مفت طلب فرمائیے

مینجر رسالہ تندرستی ریلوے روڈ جالندھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ چنیبہ کا کامیاب سالانہ جلسہ

امسال بھی بفضل خدا جماعت احمدیہ چنیبہ نے سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ اور تین دن نہایت کامیاب اور بارونق جلسہ ہؤا۔ ہمارے جلسہ سے پہلے دیگر مذاہب کے جلسے ہو چکے تھے جن میں سے آریہ سماج کا جلسہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ آریہ لیکچرار نے نہایت ناگوار طریق سے اسلام و بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے خلاف زبانِ طعن دراز کی۔ چونکہ چنیبہ کے تمام مسلمان آریہ لیکچرار کی تقاریر سے نالاں تھے۔ اسلئے بہت اشتیاق اور بے صبری کے ساتھ ہمارے جلسہ کے انعقاد کے لئے چشم براہ تھے۔

قادیان سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ بلادِ عربیہ اور گیانی واحد حسین صاحب تشریف لائے۔ شہر سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر جملہ احمدیوں اور بعض غیر احمدیوں نے خوش آمدید کہا۔

۱۶ر اکتوبر چار بجے شام ایک شاندار اور بارونق جلوس نکالا گیا جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی بہ تعداد کثیر شامل ہوئے جلوس آباد و بارونق مقامات سے گذر کر مبلغین کے قیام گاہ پر ختم ہؤا۔ اس طرح سارے شہر میں خوب خوب پروپیگنڈا ہؤا۔ اور ایک آن کی آن میں ہر شخص کی زبان پہ ہمارے جلسہ کی اہمیت کا چرچہ ہو گیا۔

رات کے آٹھ بجے زیر صدارت مولوی علی محمد صاحب اجمیری اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ صدارتی تقریر کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک "اسلام و دیگر مذاہب" پر دلچسپ لیکچر دیا۔ سامعین نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنتے رہے پھر گیانی واحد حسین صاحب نے آریہ سماج کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ ہندو دُکے دیدوں، پرانوں نیز دیگر پستکوں سے عجیب و غریب حوالہ جات پبلک کے لئے حد درجہ دلچسپی کا موجب ہوئے۔ ایک آریہ صاحب تیامگاہ پر تشریف لائے اور تمام حوالہ جات نکھوا کرنے لگے۔ اور کہا ہمارے لئے یہ حوالے بالکل نئے ہیں۔

دوسرے روز پھر مولوی اجمیری صاحب کی صدارت میں بوقت آٹھ بجے شب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے "اسلام اور دیگر مذاہب" کے ایک اور پہلو پر عام فہم دلچسپ اور عالمانہ تقریر کی۔ آپ نے دورانِ تقریر میں قرآن کریم کے بعض مقامات کی تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض سوانح زندگی عمدگی سے بیان فرمائے آپ کے بعد گیانی صاحب نے اپنے بقیہ مضمون پر تقریر شروع کی۔ آج بھی آپ نے نئے اور دلچسپ حوالہ جات پیش کر کے بتایا۔ کہ آریہ سماجی جو اعتراض اسلام پر کرتے ہیں۔ وہ ایسے امور ہیں۔ جو اُن کی اپنی مذہبی کتابوں میں محفوظ ہیں۔ اس صورت میں لیکچرار کا عقائدِ اسلام پر اعتراض کرنا تحقیق حق کی غرض سے نہ تھا۔ بلکہ منافرت انگیزی اور فتنہ پردازی اصل مقصود تھا۔

تیسرے روز بھی مولوی علی محمد صاحب اجمیری کی صدارت میں حسب سابق آٹھ بجے شب جلسہ شروع ہؤا۔ صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں حالات حاضرہ پر تبصرہ فرمایا اور بتایا۔ کہ وہ قوم جو باہمی بغض و عناد اور پھوٹ کا شکار ہو۔ آج نہیں تو کل ضرور مٹ کر رہے گی۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو اختلافات رکھتے ہوئے دشمن کے مقابل ایک متحدہ محاذ قائم کرنا چاہیئے۔

آپ کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے ایک مفصل تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں اور صداقت احمدیت کی پوری طرح وضاحت کی اور بتلایا کہ سچائی وہ پختہ اور غیر متزلزل چٹان ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت ہلا نہیں سکتی۔ ہر وہ طاقت جو راستی سے ٹکرائے گی پاش پاش ہو جائیگی نہ ماضی میں سچائی کچلی گئی نہ اب کچلی جا سکتی ہے۔ آپ کی تقریر دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ توقع اور امید سے بڑھ کر کامیاب رہا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا شاندار جلسہ نہیں ہؤا۔ اور نہ اتنی کثیر تعداد میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک جلسہ ہوئے (نامہ نگار)

مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ

اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ تحریک جدید سال چہارم کے وعدوں کو وقت کے اندر یعنی آخر ۳۰ر نومبر ۱۹۳۸ء تک پورا کرنے کے لئے احباب کرام توجہ فرما رہے ہیں احباب کے مخلصانہ خطوط سے اس گہری محبت اور عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ جو ان کو اپنے امام سے ہے۔ ہر وعدہ کرنے والا مرد و عورت اور بچہ اس خیال میں ہے۔ کہ اپنے وعدے کو وقت کے اندر پورا کر دے۔ ذیل میں بعض خطوط کا خلاصہ دیا جاتا ہے۔

عـــلـــ۔ ایک دوست لکھتے ہیں۔ میں اس وقت تک اپنے تحریک جدید کے وعدے کو سو فیصدی پورا نہ کرنے پر جسقدر شرمندہ ہو رہا ہوں۔ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے میں تلاوت قرآن کریم کر رہا تھا۔ تو آیت بلیٰ من اوفیٰ بعہدہٖ واتقیٰ فان اللہ یحب المتقین جب میں نے پڑھی۔ تو ایسا معلوم ہؤا۔ کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص تحریک تھی۔ اُسی دن سے میں اس کوشش میں ہمہ تن مصروف ہوں۔ کہ تحریک جدید کے وعدے کی رقم جس طرح بھی ہو میعاد کے اندر پوری ہو جائے۔ انشاء اللہ میں ۳۰ر نومبر تک رقم بھیجدونگا۔

عـــ۲ـــ۔ ایک سرکاری ملازم جن پر مخالفوں کی طرف سے عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے حال ہی میں اُن کو ایک ایسی جگہ تبدیل کرایا گیا ہے۔ جو ملازموں کے لئے بطور سزا مخصوص ہے۔ اور تنخواہ میں بیس روپیہ کی کمی کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک مقدمہ بھی چلایا گیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ہر خطبہ پڑھ کر دل سخت پریشان تھا۔ حتیٰ کہ حضور کا آخری خطبہ ۲۳ر ستمبر ۱۹۳۸ء پڑھ کر میں سخت بے چین اور بے تاب ہو گیا۔ دل نے فیصلہ کیا کہ جو خدا کو منظور ہے وہی ہوگا۔ اور وہی حافظ و ناصر ہوگا۔ پس مقدمہ کیلئے کچھ رقم رکھتی تھی۔ وہ آج تحریک جدید میں ارسال ہے۔ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ احمدیت کا بول بالا کرے اور مقدمہ میں فتح حاصل ہو۔ آمین

عـــ۳ـــ۔ ایک طالب علم لکھتے ہیں۔ میں تحریک جدید کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہوں۔ اور تھوڑی سی رقم میرے ذمہ باقی ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالےٰ بہرحال ۳۰ر نومبر ۱۹۳۸ء سے پہلے ادا کر دونگا۔ اس لئے کہ یہ وعدہ اپنی خوشی سے اپنے امام کے حضور ہے۔ اُس کا وقت پر ایفا کرنا ہر احمدی مرد و عورت اور بچے پر عہد کا پورا کرنا پہلا فرض ہے۔

(فنانشل سیکرٹری)

مرکزی چندہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب اور جماعت ہائے مقامی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب قاعدہ صدر انجمن احمدیہ مرکزی چندہ کی رقم میں سے سوائے ناظر یا افسر صیغہ کے جب وہ دورہ پر ہوں کسی اور کو قرض نہ دیا جائے۔ اگر کوئی جماعت یا عہدے دار بلا منظوری نظارت ہذا مندرجہ بالا استثنے کے علاوہ از خود خرچ کریگا۔ تو اس کی ذمہ واری خود اُس پر ہوگی۔ اور وہ اُس کے لئے ذمہ وار ہوگا۔

(ناظر بیت المال)

ضرورت ملازمین

کُشتہ اور دیسی موم فروخت کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کے سیکرٹری کی ضمانت پر حسب ضرورت مال روانہ کیا جا سکے گا۔ تنخواہ یا کمیشن پر صاحب کام کرنا پسند کریں۔ مینجر رسالہ دستکاری دہلی سے درخواست کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار "منادی" کے ایک بیان کی تردید

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے اخبار "منادی" یکم نومبر ۱۹۳۸ء پر "مرزا صاحب کی آمد" کے زیر عنوان حسب ذیل بیان شائع فرمایا ہے:۔

"کھانے کے بعد چند پردیسی لوگوں نے مرزا صاحب سے بیعت کی۔ بیعت لیتے وقت مرزا صاحب نے بیعت کرنیوالوں سے جو اقرار لیا۔ اُس میں ایک نقطہ یہ بھی تھا۔ کہ میں رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین مانونگا۔ میں نے فوراً اعتراض کیا کہ آپ لوگ تو مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ پھر یہ ختم نبوت کا اقرار کیسا؟ مرزا صاحب نے جواب دیا۔ ہم اُنکو تابع نبوت مانتے ہیں۔ نبی نہیں مانتے۔"

جناب خواجہ صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف جو الفاظ "نبی نہیں مانتے" منسوب کئے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ حضور نے ہرگز یہ الفاظ نہیں فرمائے۔ واقعہ اسطرح پر ہے۔ کہ دہلی میں ڈاکٹر ایس اے لطیف صاحب کی کوٹھی پر جب حضور کھانے سے فارغ ہو چکے تو ... کے احباب بیعت کے لئے حضور کی خدمت میں پیش ہوئے۔ اور جب بیعت کر چکے تو جناب خواجہ صاحب نے مذکورہ بالا اعتراض کیا جس پر حضور نے فرمایا۔ میں ۲۵ سال سے بیعت لے رہا ہوں۔ اور یہ اقرار الفاظ بیعت میں شامل ہے۔ تا غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ کیونکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ بعد میں غلو نہ کر سکے یہ اقرار بیعت کے وقت لیا جاتا ہے۔ کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرونگا۔ اسپر جناب خواجہ صاحب نے دوبارہ سوال کیا۔ کہ خاتم النبیین کے بعد نبی کیسے ہو سکتا ہے؟ تو حضور نے فرمایا۔ جب قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیتا ہے۔ تو کون مسلمان اس کا انکار کر سکتا ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تابع نبی مانتے ہیں۔ اور ایسی نبوت آیت خاتم النبیین کے مفہوم کے خلاف نہیں۔

یہ گفتگو تھی۔ جو اُس موقعہ پر ہوئی۔ اور حضور نے ہرگز کوئی ایسے الفاظ نہیں فرمائے جن کا یہ مفہوم نکلتا ہو۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی نہیں مانتے۔ معلوم ہوتا ہے۔ جناب خواجہ صاحب نے "تابع نبی" کی تشریح میں "نبی نہیں مانتے" کے الفاظ اپنی طرف سے زائد فرمائے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے غالباً یہ سمجھا ہوگا۔ کہ تابع نبی۔ نبی نہیں ہو سکتا۔ اوّل تو یہ کوئی نئی بات نہ تھی جس کے متعلق جناب خواجہ صاحب کو سوال کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ کیونکہ دنیا جانتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور نبی ہیں۔ اور یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی ہونے میں روک نہیں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام جس نبوت کے مدعی ہیں۔ وہ ظلّی نبوت ہے۔ یعنی متبع نبی۔ اور امتی نبی۔ لیکن ظلّی۔ متبع اور امتی ہونیکا یہ مطلب نہیں کہ حضورؑ نبی نہیں۔ جیسا کہ ان الفاظ کی تشریح میں خود حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

ا۔ "ظلّی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا۔ وہ قیامت تک باقی رہیگی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

ب۔ "ویسا ہی میرا نام امتی نبی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے" حقیقۃ الوحی صفحہ ...

ج۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہ جو آپ کا امتی اور آپ کا اکمل متبع ہو تمام فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے حاصل کیا ہو۔ اور اُن کی روشنی سے منور ہو۔ پس ایسا مدعی نبوت کوئی غیر وجود نہیں۔ اور نہ اس کا نبی ہونا مقام غیرت ہے۔ کیونکہ اُس کی نبوت کوئی الگ نبوت نہیں"۔ (مواہب الرحمن صفحہ ۶۶)

پس حضور علیہ السلام کی فرمودہ مذکورہ بالا تشریح سے ظاہر ہے۔ کہ ظلّی امتی اور متبع نبی ہونے کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ حضور نبی نہیں۔ پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ تو فرمایا تھا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو متبع نبی مانتے ہیں لیکن یہ الفاظ کہ "نبی نہیں مانتے"

نئی جوانی
مفت منگوایئے

اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے آپ معلوم کریں گے۔ کہ آپ جوانی صحت اور تندرستی کو کیسے قایم رکھ سکتے ہیں۔ ہمارے بیس سالہ تجربات کا نچوڑ ہے۔ آج ہی منگا لیجیئے۔ صرف ایک کارڈ لکھ دیجیئے

اے تنیر اینڈ کمپنی ریلوے روڈ جالندھر شہر

بیروزگاروں کی مشکل حل ہوگئی

اگر آپ دیسی وانگریزی صابن ہر قسم وسامان ٹائیلٹ بنانا مفت سیکھنا چاہتے ہو تو آج ہی کارڈ لکھ کر پراسپکٹس طلب کرو

مینجر دی کرشنا پرفیومری کالج کھنہ ضلع لدھیانہ

بائیو کیمک کی مکمل کتاب
چشمہ شفا
مصنفہ ڈاکٹر اے۔ ایچ۔ حنا صاحب

اس کتاب کی ترتیب بالکل انگریزی طریقہ پر کی گئی ہے۔ اس کے موجد کے حالات زندگی۔ خواص الادویات۔ تجربات۔ علاج الامراض اور ریپرٹری کے حصے حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳/۴/۰ علاوہ محصولڈاک مجلد چار روپے معہ محصول۔ دیگر ہومیوپیتھک و بائیو کیمک کی ادویات بارعایت ملتی ہیں۔ فہرست مفت طلب کریں۔

سبلائم ہومیو فارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

دوائے جریان

جریان ایسی خطرناک مرض ہے۔ کہ اس کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ کا رنگ زرد رہتا ہو۔ اور کمزوری ہو۔ پیشاب سے پہلے یا پیچھے دھات گرتی ہو۔ تو "دوائے جریان" فوراً منگوا کر استعمال کریں۔

قیمت عہ فی شیشی

پتہ

ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی قادیان

دنیا کی سب سے اچھی مقوی دوا

جس کی تصدیق نہ صرف ہندوستان بلکہ جرمن۔ امریکہ اور یورپ کے ہزاروں ڈاکٹروں نے کی ہے۔

سیکسول (رجسٹرڈ)

دنیا کے تمام ڈاکٹر اس چیز پر متفق ہیں کہ سیکسول ایک بے ضرر اور زود اثر ٹانک ہے۔ جو معدہ اور جگر کی اصلاح کے بعد خون صالح پیدا کرتی ہے۔ بعض ڈاکٹروں کی تو یہاں تک رائے ہے۔ کہ سیکسول نہ صرف کمزور انسانوں کو طاقت دیتی ہے۔ بلکہ بوڑھے بھی از سر نو جوانی کے آثار محسوس کرتے ہیں۔ سیکسول جرمن کے مشہور ڈاکٹر رابرٹسن کا نسخہ ہے جو بہترین کیمیائی طریقہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ سیکسول ان لوگوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ جو کمزور ہیں جنکا رنگ زرد ہے۔ اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ باہ کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ دائمی قبض کو دور کرتی ہے۔ یقین جانیئے کہ دنیا میں سیکسول سے زیادہ زود اثر اور کامیاب ٹانک کوئی نہیں ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۲/-، چھوٹی شیشی ۱/۴/- علاوہ محصول

ڈُنی چند گھوسلہ اینڈ سنز جالندھر شہر (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۷ نومبر دارالعلوم کے آج کے اجلاس میں ایک تحریک منظور ہوئی جس کا مقصد یہ ہے کہ ۵ سال کے لئے تجربہ کے طور پر سزائے موت منسوخ کر دی جائے۔ رائے شماری پر اس تحریک کے حق میں ۱۱۴ ووٹ اور اس کے مخالف ۸۹ ووٹ نکلے۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اس سال چینی ترکستان کی حکومت نے حج کے لئے بیت اللہ شریف جانے کے پاسپورٹ نہیں دیئے۔ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ حکومت چینی ترکستان کا یہ فیصلہ کن وجوہ پر مبنی ہے۔

کلکتہ ۱۷ نومبر مسٹر تمیز الدین خاں اور مسٹر شمس الدین احمد بنگال کے دو نئے وزیروں نے آج گورنمنٹ ہاؤس میں حلف وفاداری لیا۔

واشنگٹن ۱۷ نومبر امریکہ میں جرمنی کے خلاف زبردست مظاہرے ہو رہے ہیں۔ جن میں مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ جرمنی سے سیاسی تعلقات منقطع کر لئے جائیں۔

ٹوکیو ۱۷ نومبر چنگ شاہ کے محاذ پر چینیوں اور جاپانیوں میں زبردست جنگ ہو گئی ہے۔ چینی لوگ ۱۵۰ میل کے لمبے محاذ پر تباہی مچا رہے ہیں۔ نان چنگ اور چنگ شاہ میں بڑی بڑی عمارتیں نذر آتش کی جا رہی ہیں۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر معلوم ہوا ہے کہ مرکزی اسمبلی کا آئندہ بجٹ سیشن ۳ فروری کو نئی دہلی میں منعقد ہوگا۔

لنڈن ۱۷ نومبر دارالعوام میں وزارت پارٹی کی طرف سے وزیر اعظم برطانیہ اور ان کی پالیسی پر اعتماد ظاہر کرنے کے لئے ایک تحریک پیش ہوئی تھی آج ہاؤس میں یہ تحریک منظور ہو گئی ہے۔

بیت المقدس ۱۷ نومبر یافہ کے قریب عربوں اور گورہ فوج میں تصادم ہوا۔ جس میں بہت سے عرب ہلاک و مجروح ہوئے۔ اس لڑائی میں مفتی اعظم فلسطین کا پرائیویٹ سیکرٹری بھی ہلاک ہو گیا ہے

پراگ ۱۷ نومبر سلواکوں کے نمائندوں اور حکومت کے مندوبین میں طے پایا ہے کہ سلواکوں کے لئے خود مختیاری حکومت دے دی جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ چند مہینوں میں سلواک پارلیمنٹ کا افتتاح ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر مرکزی اسمبلی میں آج حکومت کی طرف سے ایک سوال کا یوں جواب دیا گیا ہے۔ کہ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے تجارتی معاہدہ کے انعقاد کے بعد حکومت ہند اور حکومت سیلون کے تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔

پیرس ۱۷ نومبر فرانس و جرمنی میں انسداد جنگ کے لئے جو معاہدہ ہونے والا ہے۔ اس کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے چند دنوں تک وزراء فرانس اور وزراء برطانیہ کی ایک کانفرنس ہونے والی ہے جس میں اس معاہدہ پر غور کیا جائیگا۔

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) ۲۴ نومبر کو دمشق میں عربوں کی ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ جس میں عربوں کی تمام انجمنوں اور لیڈروں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے اس کانفرنس میں عرب ممالک کو کسطرح استعماری طاقتوں سے نجات دلائی جائے اور عرب ممالک کو ایک مرکز پر جمع کیا جائے وغیرہ امور پر بحث ہو گی۔

پیرس ۱۷ نومبر ہر فان راتھ کے قاتل نے پولیس کو بیان دیا ہے۔ کہ میں نے اس پر اس وجہ سے حملہ کیا تھا۔ کہ حکومت جرمنی نے میرے باپ کو جرمنی سے خارج کر دیا تھا۔

نیویارک ۱۷ نومبر چونکہ امریکہ میں جرمنی کے خلاف سخت اشتعال پایا جاتا ہے۔ اس لئے نیویارک کے متعلقہ افسروں نے سفارت جرمنی کی حفاظت کے لئے یہودی پولیس کا ایک دستہ مقرر کر دیا ہے۔

لاہور ۱۷ نومبر پنجاب اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر منوہر لال وزیر خزانہ نے کہا۔ کہ گورنمنٹ نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ اگر سارے پنجاب میں شراب کی فروخت بند کر دی جائے۔ تو صوبہ کو دو کروڑ روپیہ سالانہ کا نقصان ہوگا۔

لاہور ۱۷ نومبر پنجاب کے ایک قیدی سردار پرتھوی سنگھ آزاد کو ۱۹۱۷ء میں عمر بھر قید ہوئی تھی۔ گذشتہ سال اس نے گاندھی جی کے کہنے پر اپنے آپ کو پولیس کے حوالہ کیا تھا۔ ایک سوال کے جواب میں گورنمنٹ نے کہا کہ اسے رہا نہیں کیا جائے گا۔

کلکتہ ۱۶ نومبر ٹیٹا گڑھ میں حالات نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ حملوں کی متعدد وارداتیں ہوئیں ۲۵ آدمی مجروح ہوئے۔ ۳۰ آدمیوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ۱۷ نومبر کی اطلاع ہے۔ کہ ایک مسلمان ہلاک ہو گیا۔ حملے زیادہ تر چھوٹے بازاروں اور گلیوں میں ۱۰ بجے صبح تک ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ مخالف پارٹیوں میں ریلوے سٹیشن کے نزدیک اور جرنیلی سڑک پر تصادم ہوا۔ جس میں متعدد اشخاص زخمی ہوئے۔ ابھی تک مصالحتی کونسل تصفیہ نہیں کرا سکی۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس علی پور زخمی ہو گئے ہیں۔

پٹھانکوٹ ۱۶ نومبر موضع شاہ پور چنگڑاں میں ۲۵ ڈاکوؤں کے گروہ نے رات کو لالہ شنکر داس ساہوکار کے گھر ڈاکہ ڈالا۔ ڈاکو چالیس ہزار روپے مالیت کے زیور اور نقدی وغیرہ لے گئے۔

لاہور ۱۷ نومبر آج لاہور ہائیکورٹ نے ایک مقامی وکیل باوا فقیر سنگھ ایڈووکیٹ کو ان کے خلاف دھوکہ دہی کے ایک مقدمہ کے فیصلہ تک پریکٹس سے معطل کر دیا ہے۔

پیرس ۱۷ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی کی طرف سے حکومت چیکوسلواکیہ پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ چیکوسلواکیہ میں فوجی اہمیت کے پیش نظر بہت سی سڑکیں تیار کرے۔ اور انہیں جرمنی کی سڑکوں سے ملا دے۔ اس سلسلہ میں جو پہلی سڑک تعمیر کی جائے گی وہ روتھینیا کو جرمن سے ملا دے گی۔

لنڈن ۱۷ نومبر اینگلو اطالوی پیکٹ کے نتیجہ کے طور پر اٹلی اور انگلستان میں دوستانہ تعلقات بحال ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اٹلی کے وزیر مالیات عنقریب لنڈن آ رہے ہیں۔ تاکہ اپنی حکومت کے لئے قرضہ اٹھانے کے سلسلہ میں برطانوی حکام سے گفت و شنید کرے۔

لنڈن ۱۷ نومبر معلوم ہوا ہے کہ جاپان کی طرف سے شانسی کے محاذ پر جو فوجیں لڑ رہی تھیں۔ ان میں مانچورین دستے اسلحہ سمیت چین کی کمیونسٹ فوجوں سے جا ملے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تقریباً دو ہزار مانچورین سپاہی ایک ہزار رائفلوں اور اٹھائیس مشین گنوں کے ساتھ چینی فوج میں شامل ہو گئے ہیں۔

کراچی ۱۷ نومبر سندھ گورنمنٹ نے ترک منشیات کا پروگرام تیار کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے سفارش کی ہے کہ فی الحال چرس اور گانجا کی ممانعت کی جائے کیونکہ شراب صرف امیر طبقہ کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اس پروگرام پر عمل درآمد کرنے میں سندھ گورنمنٹ کو ۶ لاکھ روپیہ سالانہ خسارہ کا اندازہ ہے

کراچی ۱۷ نومبر معلوم ہوا ہے کہ کراچی بندرگاہ سے ہندوستان کی تجارت برآمد میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء میں ایک کروڑ آٹھ لاکھ روپیہ کا مال کراچی بندرگاہ سے برآمد کیا گیا۔ اور اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء میں ایک کروڑ اکیس لاکھ روپیہ کا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی